مولای صلِ وسلم دائما ابدا — علی حبیبک خیر الخلق کلہم

درسِ حدیث

حضرت اقدس پیر و مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کا مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس رحمہ اللہ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدس رحمہ اللہ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

''تقدیر'' کا مسئلہ آسان کر دیا بس ایمان رکھو چاہے حل نہ ہو

جنت انعام میں مل جائے گی ! تقدیر پر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا خط مبارک

''ارادہ'' اور ''رضا'' میں فرق ہوتا ہے ! اس کائنات کا نظام ''تدریجی'' ہے

(درس نمبر 40 1988 - 02 - 07)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں پر اِیمان بتایا ہے اُن میں تقدیرِ الٰہی بھی ہے ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ جو وجود میں آرہا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو ایمان کے کلمات ہیں اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی. یعنی تقدیر جو بھی ہے بہتر ہو یا بہتر نہ ہو سب اللہ کی طرف سے ہے سب اللہ کے علم میں ہے یہ نہیں ہے کہ بغیر اُس کے ارادے کے کوئی چیز وجود میں آرہی ہو ایسا نہیں ہے جو چیز بھی وجود میں آتی ہے اُس کا ارادہ ہے ! لیکن ہر جگہ اِرادہ رضا نہیں ہوتا ﴿ وَلَا یَرْضٰی لِعِبَادِہِ الْکُفْرَ ﴾ اپنے بندوں کے لیے وہ کفر پر راضی نہیں ہے ! اُس کو اپنی خوشنودی سے نہیں نوازتے ! !

تو حق تعالیٰ نے یہ عالَم جو پیدا فرمایا ہے یہ کیا ایسے ہے کہ بے سوچے سمجھے ہوگیا ؟ ایسے نہیں ہے تمام چیزیں مرتب ہیں اور تمام چیزیں حساب سے ہیں اور ایسا پختہ حساب اور نظام ہے کہ اُس میں ذرّہ برابر

فرق نہیں آتا لمحہ بھر کا بھی فرق نہیں آتا ﴿ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا اِلَّا بِالْحَقِّ....... رَبَّنَا مَاخَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلاً ﴾ ۱ جو کچھ ہم نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین میں وہ سب حق پیدا کیا جو کچھ تو نے پیدا فرمایا ہے یہ، کوئی چیز اِس میں باطل نہیں ! سب حق ہے یعنی صحیح ہے اور سچ ہے تو حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ حق پیدا کیا یعنی صحیح پیدا کیا اور یہاں کی تمام چیزوں کو ایک خاص نظام عطا فرمادیا یہ عطا فرمانا اُس کے اِختیار سے ہے ! !

تدریجی عمل، بِلا سبب کچھ نہیں :

نظام ایک یہ بنادیا کہ تمام چیزیں آہستہ آہستہ ہوں گی ﴿ھُوَالَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ﴾ اللہ تعالیٰ کے یہاں تو جو بھی کام ہے وہ ارادہ کرتے ہی ہوجاتا ہے ! لیکن زمین وآسمان کو اُس نے چھ دن میں پیدا فرمایا ہے ! بہت عرصہ لگا کر پیدا فرمایا وہ چاہتا تو سیکنڈ سے بھی کم لگ سکتا تھا لیکن یہ تدریج ہے درجہ بندی ہے یعنی اس پورے عالم کو ایسا کر دیا گیا ہے کہ اس میں درجہ بدرجہ ہی کام ہوگا ! اب جتنی بھی چیزیں ہیں درجہ بدرجہ ہی ہوتی ہیں اور اُن میں اگر غور نہ کریں تو پھر یہ تمیز کرنی بھی مشکل ہوجاتی ہے کہ فلاں کام کسی سبب سے ہوا ہے یا خود بخود خدا کی قدرت سے ہوگیا ہے ! ؟ تو اِس واسطے مادّہ پرست کچھ طبقہ تھوڑا طبقہ رہا ہے ضرور (جو) کہتے ہیں کہ سب کچھ خود بخود ہی ہوجاتا ہے، (یہ طبقہ) رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بھی تھا ! ! قرآنِ پاک میں بھی اُن کا ذکر آیا ہے ! ! اب بھی رُوس میں اِن نظریات کے کمیونسٹ ہیں لیکن کمیونسٹ خود رُوس کے اندر بھی کم ہیں ! ! کیونکہ اُنہیں اسباب میں اور غیر اسباب میں تمیز نہیں ہے ! جو چیز (بظاہر) سمجھ میں آتی ہے یہ ہے کہ ایسے ہے ایسے ہے ایسے ہے (تو) ایسے ہوگی اگر ہم یہ کر لیتے تو یہ نہ ہوتا ! اور یہ نہیں کیا تو یوں ہوگیا ! اس طرح کی چیزیں اُن کے ذہنوں میں آتی ہیں، لیکن حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی قضا اور قدر جو ہے وہ (اصل میں کارفرما) ہے اور اس میں نظام جو ہے وہ ترتیب سے آہستہ آہستہ ہی چلے گا یہ نہیں ہے کہ بچہ آج پیدا ہوا کل جوان ہوجائے بوڑھا ہوجائے ایسے نہیں ہوتا، وہ پیدا ہوگا وہ ترتیب سے

۱ سُورہ اٰلِ عمران : ۱۹۱

چلنے گا پھر آگے بڑھے گا پھر وہ بیٹھنا شروع کرے گا پھر چلنا شروع کرے گا پھر کھڑا ہونا شروع کرے گا بہت آہستہ آہستہ، ایک نظام ہر نوع کے لیے بنادیا ! مرغی کا بچہ تھوڑی دیر بعد وہ چلنا شروع ہوجاتا ہے اور دانا چگنا شروع کردیتا ہے ! اور (دوسرے) جانور ہیں اُن کا اور حساب ہے ! ہر ایک کا جو حساب بنادیا ہے وہی چلا آرہا ہے ! تو حق تعالیٰ نے تمام نظام ایک بنایا ہے اس پر غور کرو یہ حق ہے یہ صحیح ہے یہ سچ ہے اور بیکار نہیں ہے نتائج ہیں اس کے، بے فائدہ نہیں ہے، یہ زندگی دی گئی اس میں کام کریں گے نیکیاں کریں گے تو کام آئیں گی یہ ! !

''تقدیر'' پر اِشکال :

لیکن اس میں یہ اشکال پڑتا تھا کہ تمام چیزیں جو خدا کی طرف سے ہیں تو پھر بندوں کی گرفت اور بندوں کو ثواب دونوں ہی باتیں ایسی ہیں ! تو اس طرح کے اشکال ہوتے رہتے ہیں، بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انسان تو بالکل مجبور ہے ایک طبقہ ایسا پیدا ہوگیا ہے ! اور ایک طبقہ اس کے برخلاف ہے بالکل برعکس ہوگیا ! لیکن سب باطل اور غلط ہیں۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ یہ بصرہ میں آئے ہیں صفین (کی لڑائی) سے ایک سال پہلے یعنی جمل (کی لڑائی) جو ہوئی ہے تو اُس وقت یہ بصرہ میں آچکے تھے اُس کے بعد صفین کی لڑائی ہوئی ہے اُس سے پہلے یہ مدینہ طیبہ میں رہے ہیں، ان کی والدہ ماجدہ جو تھیں وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مولات تھیں (یعنی) آزاد کردہ تھیں ! تو کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد بصرہ آگئی تھیں یہ بات صحیح نہیں ہے وہیں رہی ہیں وہ، حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ (بھی اُن کے ساتھ) وہیں رہے ہیں پھر ان کی والدہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا جو زوجۂ مطہرہ تھیں اُن کی خدمت کرتی رہی ہیں ! اور کبھی کبھی ایسے ہوتا تھا جب وہ روتے تھے تو وہ بہلانے کے لیے اپنا دُودھ دے دیتی تھیں ! تو حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی پرورش مدینہ طیبہ میں ہوئی ہے اور بعد میں جب یہ بڑے ہوئے ہیں تب بصرہ آئے ہیں پھر بصرہ ہی رہنا ہوا ہے وطن ہی گویا بصرہ بنالیا ! حسن بصری اور اِبن سیرین رحمۃ اللہ علیہم یہ ایک دور میں ہی گزرے ہیں جن کی تعبیر کی کتاب ہے اور تعبیرات بڑی عجیب وغریب ہیں ! !

تقدیر سے متعلق حضرت امام حسن بن علیؓ کا خط :

تو حضرت حسن بصریؒ نے حضرت حسن (بن علی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا اُس میں تقدیر ہی کے بارے میں اسی طرح کا سوال تھا تو اُنہوں نے اُس کا جواب بھی تحریر فرمایا وہ مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا ہے وہ تحریر فرماتے ہیں اس میں

''مَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ بِقَضَآءِ اللّٰہِ وَقَدْرِہٖ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ فَقَدْ کَفَرَ اسلام کی رُو سے جو آدمی اللہ تعالیٰ کی قضا اور قدر پر تقدیر پر اِیمان نہیں رکھتا خیر اور شر دونوں کو ملا کر ایمان نہیں رکھتا تو وہ تو کافر ہے !

وَمَنْ حَمَلَ ذَنْبَہٗ عَلٰی رَبِّہٖ فَقَدْ فَجَرَ اور جو آدمی اپنی نافرمانی اور اپنا گناہ اللہ تعالیٰ پر ڈالے تو اُس نے یہ فسق و فجور کا کام کیا بہت برا کام کیا !

وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَا یُطَاعُ اسْتِکْرَاھًا اللہ تعالیٰ کی اطاعت آپ سے جبر کر کے نہیں کرائی جارہی !

بلکہ آپ کو اختیار کچھ دیا گیا ہے جب تک اس عالم میں ہیں جب تک وہ عالم نظر نہیں آرہا تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت جبرًا نہیں کرائی جارہی !

وَلَا یُعْصٰی بِغَلَبَۃٍ اور یہ بھی نہیں کہ اُس کی نافرمانی جو ہے وہ کوئی زور آور کررہا ہے ! اللہ سے زیادہ زور آور، یہ بھی نہیں ہے

لِاَنَّہٗ تَعَالٰی مَالِکٌ لِمَا مَلَّکَھُمْ اللہ تعالیٰ نے جو اُن کو دیا ہے جو طاقت دی ہے جو اِستطاعت دی ہے جو ہاتھوں پاؤں میں جان دی ہے اِن تمام چیزوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے !

تو کوئی نہ نافرمانی کرسکتا ہے اُس کی ؟ کہ اُس سے زور آور ہوجائے، زور کیسے ہوسکتا ہے دیا ہوا اُسی کا ہے سب کچھ !

وَقَادِرٌ عَلٰی مَا اَقْدَرَهُمْ جس چیز پر انسانوں کو قدرت عطا فرمائی ہے اُس پر وہ خود بھی قادر ہے ! لیکن یہ تو امتحان کے طور پر گویا دیا ہے اختیار !

فَاِنْ عَمِلُوْا بِالطَّاعَةِ لَمْ یَحُلْ بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ مَا عَمِلُوْا اگر بندے نیک کام کریں تو اللہ تعالیٰ حائل نہیں ہوتا کہ بیچ میں روک دے اُنہیں !

وَاِنْ عَمِلُوْا بِالْمَعْصِیَةِ فَلَوْ شَاءَ لَحَالَ بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ مَا عَمِلُوْا اور اگر اُس کی نافرمانی کرتے ہیں تو اگر خدا چاہے تو حائل ہوسکتا ہے درمیان میں رُکاوٹ پیدا فرمادے، یہ ہوسکتا ہے !

فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَلَیْسَ هُوَ الَّذِیْ جَبَرَهُمْ عَلٰی ذٰلِكَ اگر اللہ تعالیٰ معصیت کرنے والے کی معصیت کے عمل کے درمیان حائل نہیں ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اُس کو معصیت کرنے پر مجبور بھی نہیں کیا !

وَلَوْ جَبَرَ اللّٰهُ الْخَلْقَ عَلَی الطَّاعَةِ لَاَسْقَطَ عَنْهُمُ الثَّوَابَ اگر حق تعالیٰ نے بندوں کو اِطاعت پر مجبور کیا ہوتا تو ثواب ختم کردیا ہوتا !

وَلَوْ جَبَرَهُمْ عَلَی الْمَعْصِیَةِ لَاَسْقَطَ عَنْهُمُ الْعِقَابَ لَاَسْقَطَ عَنْهُمُ الْعَذَابَ اگر اُنہیں مجبور کرتے اللہ تعالیٰ معصیت پر تو عذاب ساقط کردیتے !

وَلَوْ اَهْمَلَهُمْ كَانَ ذٰلِكَ عَجْزًا فِی الْقُدْرَةِ اور اگر یہ مان لو کہ اللہ تعالیٰ نے تو ایسے ہی چھوڑ دیا ہے بندوں کو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت نا تمام ہے وہ عاجز آ گیا ہے ! معاذ اللہ یہ بات نہیں ہوسکتی !

وَلٰكِنْ لَهٗ فِیْهِمُ الْمَشِیْئَةُ الَّتِیْ غَیَّبَهَا عَنْهُمْ اصل بات یہ ہے کہ بندوں میں اللہ تعالیٰ کی مشیت کام کرتی ہے ارادہ کام کرتا ہے یہ مشیت نظر نہیں آتی یہ غائب ہے اس پر فقط ایمان بتایا گیا ہے نظر نہیں آتی یہ !

فَاِنْ عَمِلُوْا بِالطَّاعَةِ فَلَهُ الْمِنَّةُ عَلَيْهِمْ اگر بندے نیکی کرتے ہیں تو یہ بندوں پر خدا کا احسان ہے !

وَاِنْ عَمِلُوْا بِالْمَعْصِيَةِ فَلَهُ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ اگر یہ گناہ کا کام کریں تو گناہ کا کام کرنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حجت قائم ہو جائے گی !

چونکہ اَنبیاءِ کرام پہنچا چکے اور ہر ایک تک اسلام پہنچ چکا وَالسَّلَامُ ''[1]

بس یہ اُنہوں نے تحریر فرمایا ہے تو اس کی تعریف بھی بہت کی ہے مُلا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ یہ اُن کا گرامی نامہ ایسا عجیب ہے کہ اس میں مشکوٰۃِ نبوت، نبوت کے چراغ کے انوار نظر آتے ہیں ! ! کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اولاد میں بنتے ہیں تو حق تعالیٰ نے اُن کے لیے اتنی سمجھ آسان فرمائی کہ وہ دُوسرے کو بھی اِن الفاظ میں سمجھا سکے ورنہ سمجھانا بھی بہت مشکل ہے ! اس مسئلہ کو چھیڑنا بھی بہت مشکل ہے ! اور اس مسئلہ میں خوض جو ہے غور وفکر کرنا وہ تو بالکل ہی روک دیا ہے کہ ایسا نہ کرو کیونکہ اسے حل کر نہیں سکتے جب حل نہیں کرسکو گے تو اُلجھن پیدا ہوگی اُلجھن پیدا ہوگی فائدہ کوئی بھی نہیں حاصل ہوگا تشویش ہوگی ! اور معاذ اللہ اگر شک پیدا ہو گیا تو اور نقصان ہوگا !

لہٰذا بس اللہ کی ذات پر اِیمان اور تقدیر پر اِیمان اور جو خدا کے رسول اللہ ﷺ نے پہنچا دیا ہے اُس پر ایمان اتنا ہی کافی ہے ! اور خود تم جانتے ہو نیکی کیا ہے برائی کیا ہے (بس) تم نیکی کرو اور برائی سے بچو، خود بھی بچو دُوسروں کو بھی بچاؤ، نیکی خود بھی کرو دُوسروں کو بھی تلقین کرو نیکی کی تو یہی کام کرتے رہو !

غیب پر اِیمان، امتحان میں کامیابی :

باقی یہ کہ تقدیر پر تو اِیمان بتایا گیا ہے نظر وہ کسی کو بھی نہیں آتی ! یعنی اللہ کا علم کامل، اللہ کی قدرت کامل، اللہ کا قبضہ کامل، یہ معنٰی ہے اور جو کچھ اُس نے لکھ دیا ہے وہ ہمیں نظر نہیں آرہا ! اگر وہ نظر آجاتا تو پھر عذاب یا ثواب اس میں ضرور کمی ہوگئی ہوتی کہ کوئی حجت تو بندہ خدا کے سامنے پیش کرسکتا ہے اور جیسے اِنہوں نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجبور نہیں کیا کسی بھی چیز پر بلکہ ایک دارُ الامتحان

[1] مرقاۃ المفاتیح ج ١ ص ١٢٣ رقم الحدیث ٢

میں چھوڑ دیا ہے اُسے جیسے کوئی چابی بھر کر کھلونا چھوڑ دے کہ وہ خود ہی اِدھر اُدھر چلتا رہے گا کچھ عرصہ کے لیے ﴿ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴾ ۱؎ ایک عرصہ تک جب تک خدا نے مقدر فرمایا ہے اُس وقت تک تم زمین میں رہو گے بھی، مستقر ہے یہ تمہارا اور ایک نفع حاصل کرنے کی بھی چیز و متاع ہے، اس سے ہی فائدہ بھی اُٹھاؤ، اِسی کی پیدوار کھاؤ پیو، اِسی کی پیداوار خرچ کرو، اِسی کی پیداوار سے پہنو ! !

تو بہت سی چیزیں ایسی ہیں کہ جن پر حق تعالیٰ نے ہمیں (صرف) ایمان بتلایا ہے، ہمیں وہ نظر نہیں آتیں ! تو ہمارا تو اِیمان بالغیب ہے اور قرآنِ پاک میں شروع ہی میں ہے ﴿هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾ اُن لوگوں کے لیے ہدایت ہے جو تقوے والے ہیں ! ! خود ہی تفسیر آگے فرمادی متقین کی ﴿اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ ۲؎ نماز اور خرچ یعنی مالیات معاشیات معاشرت یہ ساقط نہیں ہوسکتی ! شریعت نے اس کو اُتنا ہی اہتمام دیا ہے جتنی انسانی ضرورت کی ضرورت تھی ! انسان کو جتنی ضرورت تھی اُتنا ہی اہتمام، اقامتِ صلوۃ پھر زکوۃ ساتھ لگادیا کہ یہ بھی کرو معاشرت معاشیات تو گویا جان سے تو جانی عبادت کرلی اور جان کے بعد مال کا درجہ ہے، خدا کی راہ میں وہ بھی خرچ کردیا اُس میں بھی بخل نہیں کرنا جہاں جتنی ضرورت ہوتی ہے اور جتنی اُس کی استطاعت ہوتی ہے وہ خرچ کرتا رہتا ہے تو وہ متقین ہیں اُن کے لیے ہدایت ہے تو ایمان بالغیب ہوا ! ! بعد میں (عین موت کے وقت) تو اِیمان پھر خود ہی ہوجاتا ہے ! اگر نظر آنے لگے تو پھر کفر کا سوال ہی کوئی نہیں وہ تو سب ہی کچھ نظر آتا ہے ! !

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام پر استقامت دے، صحیح عقائد پر استقامت دے اور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محشور فرمائے، آمین۔ اختتامی دُعا........

۱؎ سُورۃ البقرۃ : ۳۶ ۲؎ سُورۃ البقرۃ : ۲، ۳